۲۳ جمادی الاُولیٰ ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 107)

ہمارے ساتھ بُرا کیوں ہوتا ہے؟

- ہفتے کے دِن مچھلی کھانا کیسا؟ 2
- امیرِ اہلِ سنّت نے مہندی لگانا کیوں چھوڑا؟ 5
- میّت کو ثواب پہنچانے کا بہترین طریقہ 7
- حجرِ اسود کا رنگ کالا کیوں؟ 14

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

ہمارے ساتھ بُرا کیوں ہوتا ہے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۴صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک دِن میں 1000 مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وقت تک نہیں مَرے گا جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے ساتھ بُرا کیوں ہوتا ہے؟

سُوال: ہم کسی کے ساتھ بُرا نہیں کرتے تو ہمارے ساتھ بُرا کیوں ہوتا ہے؟ حالانکہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ "کر بھلا تو ہو بھلا۔" (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کسی کا بُرا نہیں کیا، بلکہ اِس کا تصوّر بھی نہیں کیا جاسکتا، لیکن کُفّار نے آپ کو کتنی تکلیفیں پہنچائیں، خود فرماتے ہیں: میں سب سے زیادہ اللہ کی راہ میں ستایا گیا ہوں۔[3] کربلا والوں نے کس کا بُرا کیا تھا؟ اِمامِ عالی مقام، اِمامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کس کا بُرا کیا تھا؟ مگر اُن پر کیسی آزمائشیں آئیں۔ اِمامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے چھ مہینے کے ننھے شہزادے علی اصغر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کربلا میں شہید ہوئے،[4] حالانکہ چھ مہینے کا بچّہ کسی کا کیا بُرا کرسکتا ہے!!

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۳ جُمادَی الْاُولٰی ۱۴۴۱ھ بمطابق 18 جنوری 2020 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت" نے مُرتّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاھین، ص ۱۴، حدیث ۱۹۔

3 ...... ترمذی، کتاب صفة القیامة، ۳۴-باب، ۴/ ۲۱۳، حدیث: ۲۴۸۰۔

4 ...... الکامل فی التاریخ، سنة احدی وستین، ذکر مقتل الحسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، ۳/ ۴۲۹۔

www.dawateislami.net

کربلا والے پیاسے رہے، حلق سُوکھ گئے اور اِسی حالت میں شہید بھی ہوئے۔ یہ ذِہن سے نِکال دیں کہ ہم نے کسی کا بُرا نہیں کیا تو ہمارے ساتھ لوگ کیوں بُرا کر رہے ہیں؟ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم کسی کا بُرا چاہیں تو ہی ہمارے ساتھ کوئی بُرا کرے۔ اِمتحان اور آزمائش کے لئے بھی ایسا ہوتا ہے۔ شیطان کی باتوں میں نہیں آنا چاہیے۔ البتّہ ہم یہ دُعا کرتے ہیں کہ اللہ کریم بغیر اِمتحان کے ہمیں پاس کر دے، ہم اُس سے عافیت طلب کرتے ہیں کہ ہمیں اِدھر بھی خیر ملے اور اُدھر بھی خیر ملے، بس عافیت ہی عافیت ہو، ہم اِمتحان دینے کے قابِل نہیں ہیں۔ (اِس موقع پر مُفتی حسّان صاحب نے یہ آیتِ مُبارکہ تِلاوت فرمائی:) ﴿ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴾[1] (ترجمۂ کنزالایمان: کیا لوگ اِس گھمنڈ میں ہیں کہ اِتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں: ”ہم ایمان لائے“ اور اُن کی آزمائش نہ ہو گی)۔

ہفتے کے دِن مچھلی کھانا کیسا؟

سُوال: ہفتے کے دِن مچھلی کھانی چاہیے یا نہیں؟

جواب: بنی اِسرائیل کو ہفتے کے دِن مچھلی کا شِکار کرنے سے منع کیا گیا تھا، لیکن ہفتے کے دِن مچھلیاں زیادہ ہوتی تھیں، تو اُن لوگوں نے چالاکی سے کام لیتے ہوئے کچھ گڑھے بنا دیئے، تاکہ ہفتے کے دِن مچھلیاں اُن میں پھنس جائیں اور یہ اِتوار کے دِن اُنہیں پکڑ لیں، حالانکہ یہ بھی ایک شکار ہی کی صُورت ہوئی۔ اُن لوگوں میں بھی تین گروہ تھے، ایک گروہ یہ کام کیا کرتا تھا، دوسرا گروہ ایسا کرنے سے منع کرتا تھا، جبکہ تیسرا گروہ کہتا تھا کہ اِن کو اِن کے حال پر چھوڑ دو۔ جو گروہ اس طرح شکار کرتا تھا بعد میں اُن پر عذاب آیا اور وہ بندر بن گئے۔ اب باقی لوگ جنہوں نے اپنے نبی کے فرمان پر عمل کیا تھا اُنہوں نے اپنے اور اُن بندروں کے درمیان ایک دیوار بنا دی، دیوار کے اِس طرف بندر ہو گئے اور اُس طرف دوسرے لوگ ہو گئے۔ وہ بندر اپنے عزیزوں کے پاس آتے تھے، اُن کے کپڑے سونگھتے تھے اور روتے تھے۔ بعد میں وہ تمام بندر موت کا شکار ہو کر مَر گئے۔[2]

---

1 ......پ۲۰، العنکبوت: ۲۔

2 ......تفسیر صاوی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۶۵، ۱/ ۷۲-۷۳۔

www.dawateislami.net

ہم لوگوں کو نہ کسی دِن مچھلی کے شکار کی مُمانعت ہے اور نہ ہی کسی دِن مچھلی کھانا منع ہے، اِس لئے ہفتے کے دِن مچھلی کھا سکتے ہیں۔ اللہ پاک کی طرف سے آزمائش آئے تو صبر کرنا چاہیے۔ اور وہ اگر کسی چیز سے منع کرے، اگرچہ بظاہر اُس میں کتنا ہی فائدہ کیوں نہ ہو، اُس سے رُک جانا چاہیے۔ بندہ مِلاوٹ والی چیز بیچتا ہے تو اُسے لگتا ہے کہ بہت فائدہ ہے، لیکن در حقیقت اُس نے اللہ پاک کی نافرمانی کی ہے جس کا نتیجہ اگر دُنیا میں نہ بھی مِلا تو توبہ نہ کرنے اور توبہ کے تقاضے پُورے نہ کرنے کی صُورت میں آخرت کا عذاب ضرور مِلے گا۔ اِس کام میں اللہ پاک کا حق بھی ضائع ہوا ہے اور بندے کا حق بھی ضائع کیا گیا ہے۔ کچھ بھی ہو اللہ پاک کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔ اگر سونے کا پہاڑ بھی کھڑا ہے اور اُس میں سے سونا لینے کی اِجازت نہیں ہے تو بندہ اُس کی طرف دیکھے بھی نہیں کہ میرے رب نے منع فرمادیا ہے۔ کوئی عورَت سج دھج کر جارہی ہے اور پُورا جذبہ ہے کہ اُس کو بُری نظر سے دیکھوں، دِل میں بھی ہلچل مچی ہوئی ہے، لیکن چونکہ رب نے منع کیا ہے اِس لئے بندہ صبر کرے اور اُس کی طرف نہ دیکھے۔ اِسی پر قیاس کرتے ہوئے جتنے بھی گُناہ کے کام ہیں اُن سے بچیں۔ گناہ چھوڑنے میں آزمائشیں ہوتی ہیں، جو شراب پیتا ہو تو شراب دیکھ کر اُس کا بہت دِل کرے گا کہ شراب پیوں، لیکن اللہ پاک کی طرف سے مُمانعت ہے، اِس لئے بندہ توبہ کرے اور نہ پئے۔ اِسی طرح چوری چکاری، دہشت گردی، مسلمانوں کو ستانا، اُن کا دِل دُکھانا، گالی دینا، بِلاوجہ کسی کو جھاڑنا اور دیگر جتنے بھی گُناہ ہیں اُن سب سے بندہ بچے کہ میرے رب نے منع کیا ہے۔ کسی پر کتنا ہی غصّہ آئے اور دِل کرے کہ اِس کو پیٹ ڈالوں اور خوب ماروں، لیکن نہیں! حد سے تجاوُز نہیں کرنا، اللہ پاک نے منع فرمایا ہے، شریعت نے منع فرمایا ہے، ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس کی مُمانعت فرمائی ہے۔ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ۔ یااللہ! تیرا جو بھی حکم ہے میں حاضر ہوں۔ بس بندہ ایسا ہو جائے۔

دِین خیر خواہی کا نام ہے

سُوال: ہم نے سُنا ہے کہ اگر کوئی سینگ والی بکری کسی بے سینگ والی بکری کو مارے گی تو قیامت کے دِن اُسے اِس کا بدلہ دِیا جائے گا۔[1] تو اگر کوئی جانور کسی دوسرے جانور کے ساتھ بھلائی کرتا ہے جیسا کہ اِس ویڈیو میں دکھایا گیا ہے تو کیا

[1]......مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۷۰، حدیث: ۶۵۸۰۔

www.dawateislami.net

اِس کا کوئی اَجر دِیا جائے گا؟ (وِیڈیو دکھا کر کیا گیا سُوال)

جواب: بکری تو بکری ہے، اگر کوئی چیونٹی بھی کسی دوسری چیونٹی پر ظلم کرے گی تو اُس سے بھی بدلہ لیا جائے گا۔[1] البتّہ اگر کوئی جانور دوسرے جانور کے ساتھ بھلائی کرتا ہے تو اُس کو اِس کا اَجر مِلنے کے بارے میں کوئی رِوایت پڑھنا مجھے یاد نہیں ہے۔ جو وِیڈیو دکھائی گئی ہے وہ اللہ کی قُدرت کا کرِشمہ ہے کہ ایک بَطخ اپنے مُنہ کے ذریعے مچھلیوں کو دانے کھلا رہی ہے، حالانکہ بَطخ مچھلیوں کو کھاتی ہے اور پانی پر تیرتی بھی ہے۔ اِس سے ہم اِنسانوں کو یہ درس ملتا ہے کہ آج ہم ایک دوسرے کے مُنہ سے نوالہ چھین رہے ہیں، چوری، ڈکیتی اور قتل و غارت گری کر رہے ہیں جبکہ ایک بے زبان جانور دوسرے جانور پر اِتنی شفقت کر رہا ہے کہ اپنے مُنہ سے اُس کے مُنہ میں دانے ڈال رہا ہے۔ اِس اِعتبار سے اِنسان ایک جانور سے بھی گیا گزرا ہو گیا۔ ہمیں اللہ پاک کی نافرمانیوں سے بچنا چاہیے اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرنی چاہیے۔ حدیثِ پاک میں ہمیں خیر خواہی یعنی دوسرے کی بھلائی چاہنے کا درس دیا گیا ہے۔ ”اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ“ یعنی دِین خیر خواہی کا نام ہے۔[2]

لکھتے لکھتے اُنگلیاں اَکڑ گئیں

سُوال: آپ نے کتاب ”فیضانِ نماز“ لکھی، کیا آپ کے ہاتھ میں درد نہیں ہوا؟ (عبدُ اللہ عطاری۔ آسٹریلیا)

جواب: کتاب ایک گھنٹے یا ایک دِن میں نہیں لکھتے اور نہ ہی مسلسل لکھتے ہیں، درمیان میں وقفے آتے رہتے ہیں۔ البتّہ جہاں تک ہاتھ میں درد ہونے کی بات ہے تو اِتّفاقاً سُوال ہو گیا ہے اِس لئے عرض کر رہا ہوں کہ قلم پکڑ پکڑ کر میری اُنگلیاں اَکڑ گئی تھیں اور درد ہونے لگا تھا، پھر میں نے حکیم صاحب سے عِلاج کروایا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری اُنگلیاں ٹھیک ہو گئیں، اب بھی لکھنے کا کام کر رہا ہوں اور فی الحال کئی روز سے درد نہیں ہوا۔ جو اِسلامی بھائی مجھ سے محبّت کرتے ہیں اور جان قُربان کرنے کی باتیں کرتے ہیں وہ دیکھیں کہ کتنی محنت سے کتاب لکھی جاتی ہے اور آپ کتاب کھول کر دیکھنے کا بھی نام نہیں

---

1 ......مسند امام احمد، مسند ابی هريرة، ۳/۲۸۹، حديث: ۸۷۶۴۔

2 ......مسلم، كتاب الايمان، باب بيان الدين النصيحة، ص ۵۱، حديث: ۱۹۶۔

لیتے، پڑھنا تو دُور کی بات ہے۔ آپ کو مجھ پر رَحم کھانا چاہیے اور ہمدردی کرتے ہوئے میری لکھی ہوئی کتب کا مُطالعہ کرنا چاہیے۔ میں جو بھی لکھتا ہوں آپ کے لئے لکھتا ہوں کہ میرے مَدَنی بیٹے اور مَدَنی بیٹیاں کتاب پڑھیں گے، نماز کی پابندی کریں گے اور اپنی آخرت کی بہتری کا سامان کریں گے۔ ہمارے بزرگوں نے جو کتابیں لکھی ہیں وہ بھی ہمارے لئے اور اُمّت کی بہتری کے لئے ہی لکھی ہیں۔ اپنے لئے بھی اِن معنوں پر لکھی ہیں کہ اِن کا ثواب مِلے گا، لیکن ظاہِر ہے کہ فائدہ تو اُمّت ہی اُٹھائے گی۔ سب کو چاہیے کہ ”فیضانِ نماز“ اور مکتبۃ المدینہ سے چھپنے والی دیگر کتابوں کا مُطالعہ کریں، کیونکہ جو بھی یہ کتابیں لکھتے ہیں اُن کی بہت محنت لگتی ہے، یہ بہت دِماغی کام ہوتا ہے۔

اَمیرِ اَہلِ سنّت نے مہندی لگانا کیوں چھوڑا؟

سُوال: آپ کی مُونچھیں سفید سفید نظر آرہی ہیں جس کی وجہ سے اِسلامی بھائیوں کو بھی کچھ تشویش ہو رہی ہے، اِس کی وجہ کیا ہے؟ آپ کو مہندی لگانے کا وقت نہیں مِل رہا یا کوئی اور بات ہے؟ (نگرانِ شوریٰ)

جواب: میری مُونچھیں کسی بیماری کی وجہ سے سفید نہیں ہوئیں، میں نے مہندی لگانا چھوڑ دی ہے، داڑھی کی جڑیں بھی سفید ہیں، بس مونچھیں جلدی نمایاں ہوگئی ہیں۔ مہندی چھوڑنے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے نیّت کی ہے کہ اپنی داڑھی سفید کرلوں گا۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے مہندی لگانا شروع کی تو اَہلِ محبّت نے کلر لگانا شروع کر دیا اور کلر کا کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے اُن کی داڑھی کا رنگ Dark (یعنی گہرا) ہونے لگا اور مسائل کھڑے ہوگئے۔ تو ہوسکتا ہے کہ میری دیکھا دیکھی وہ کلر لگانا چھوڑ دیں۔ اگرچہ یہ بہت مشکل کام ہے، کیونکہ ہر کسی کو جوان نظر آنے کا جذبہ ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی اپنی داڑھی سفید کرنا چاہے، لیکن گھر والوں کی طرف سے رُکاوٹ کھڑی ہوجائے۔ مہندی چھوڑنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اِسے لگانے میں ٹائم بہت لگ جاتا ہے اور سَردیوں میں زِیادہ مشقّت ہوتی ہے۔ تو مہندی چھوڑنے سے وقت کی بچت بھی ہوگی۔ ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ میرے خاندان کے ایک فرد نے دو بار مجھ سے کہا کہ ”آپ داڑھی سفید کرلیجئے، بہت اچّھے لگیں گے۔“ پھر ایک مَرتبہ نگرانِ شوریٰ حاجی عمران نے بھی مجھ سے داڑھی سفید کرنے کا کہا تو وہ ایک گجراتی کہاوت ہے (جس کا مفہوم یہ ہے) کہ ”بھاتا تھا اور

www.dawateislami.net

طبیب نے کھانے کے لئے وہی بتا دیا۔" اِس لئے بھی مہندی چھوڑنے کا میرا ذِہن بنا۔ ابھی تو ٹیکنی کلر نظر آرہا ہے، آہستہ آہستہ اِنْ شَآءَ اللہ پُوری داڑھی سفید ہو جائے گی۔ ایک تعداد ہے جو بہت دِنوں تک سُستی کی وجہ سے مہندی نہیں لگاتی، بلکہ سال یا چھ مہینے میں ایک بار لگاتی ہے جس کی وجہ سے اُن کی داڑھی دو رنگ کی ہو جاتی ہے، ایسے لوگوں کو ایک رنگ اِختیار کرنا چاہیے۔ دو رنگی صحیح نہیں ہے، یا تو پُوری سفید کر لیں یا پُوری لال کر لیں۔

کیا والدین کی خدمت سے جنّت ملتی ہے؟

سُوال: کیا ماں باپ کی خدمت کرنے پر جنّت ملنا یقینی ہے؟(YouTube کے ذریعے سُوال)

جواب: ماں باپ کی خدمت کرنے پر جنّت کی حق داری ہے[1] اور جنّت میں جانے کے لئے اِیمان پر خاتمہ ہونا شرط ہے۔[2] ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ کیسا خاتمہ ہو گا؟ حدیثِ پاک میں ہے: "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم"[3] یعنی اَعمال کا کچھ اعتبار نہیں، مگر خاتمے پر۔ اللہ کرے ہم سب کا خاتمہ اِیمان پر عافیت کے ساتھ مدینے میں بصورتِ شہادت ہو جائے۔ اللہ پاک کی رَحمت سے اُمّید رکھئے، کیونکہ رب راضی ہو گیا اور عمل مقبول ہو گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ جنّت مِل جائے گی۔ بعض اَوقات ایسا ہوتا ہے کہ عمل مقبول ہوتا ہے، لیکن بندوں کے حُقوق ضائع کئے ہوتے ہیں اور اُن پر ظلم کیا ہوتا ہے جس کی وجہ سے اُس کی نیکیاں دوسرے لوگوں کو دے دی جاتی ہیں۔ مثلاً کسی کا حق مارا، بِلا وجہ جھاڑا، غصّے سے گُھورا، دھمکی دی یا صدمہ پہنچایا تو جن کے ساتھ ایسا کیا اُن کو نیکیاں دے دی جائیں گی، اور اگر اِتنی نیکیاں نہ ہوئیں تو دوسروں کے گُناہ اِس پر ڈال دیئے جائیں گے۔[4] بندہ دنیا میں نیک پرہیز گار اور حاجی نمازی ہو گا، لیکن اِس کے باوجود اُسے جہنّم میں پھینک دیا جائے گا۔ اب کس کے ساتھ کیا ہو گا؟ یا اللہ پاک کی کیا خفیہ تدبیر ہے؟ کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کرے کہ ہمارے اَعمال بھی ضائع نہ ہوں۔ یہاں قدم قدم پر بندوں کی حق تلفیوں کا سلسلہ ہوتا ہے جس کا پتا بھی نہیں چلتا اور

1. ......مسند امام احمد، مسند المکیین، حدیث معاویۃ بن جاھمۃ، ۵/ ۲۹۰، حدیث: ۱۵۵۳۸ ماخوذاً۔
2. ...... تفسیر صراط الجنان، پ۱۸، المؤمنون، ۶/ ۴۹۵۔
3. ......مسند امام احمد، مسند الأنصار، حدیث ابی مالک سھل بن الساعدی، ۸/ ۴۳۴، حدیث: ۲۲۸۹۸۔
4. ......مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۶۹، حدیث: ۶۵۷۹۔

اِحساس تک نہیں ہوتا۔ مثلاً کوئی مَدَنی مُذاکرے میں آیا تو ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو بولے گا کہ ”یار! سیدھا بیٹھ! دیکھتا نہیں ہے کیا؟ مجھ پر چڑھا جا رہا ہے“ کسی کا ہاتھ یا پاؤں لگ گیا تو کہیں گے کہ ”اندھا ہے؟ دیکھتا نہیں ہے کیا؟“ ہو سکتا ہے کہ اُس بے چارے سے یہ سب بے خیالی میں ہُوا ہو، لیکن اِس نے حد سے تجاوُز کر کے اُس کی حق تلفی کر دی اور اُس کا دل چُور چُور کر دیا۔ یُوں اگر ہم روز مرّہ کے اپنے اَنداز دیکھیں تو خُدا جانے دن میں کتنی بار کتنوں کے دِل دُکھاتے ہوں گے!! یہ حُقوقُ العباد کے مُعامَلات ہیں اور قیامت کے دِن ایسوں کو اپنی نیکیاں دینی پڑ جائیں گی۔ اگر دُنیا میں نیکیاں ہی نہ کر پائے، بلکہ کبھی ماں باپ کے، کبھی اُستاد کے اور کبھی پڑوسیوں کے حق تلف کرتے کرتے ہی وقت گُزار دیا تو چونکہ دینے کے لئے کوئی نیکی ہی نہیں ہو گی، اِس لئے اب اُن کے گُناہ لینے پڑیں گے۔ ہم اللہ پاک کے غضب سے اُس کی اَمان چاہتے ہیں۔ بندوں کے حُقوق ضائع کرنے سے ڈرنا ہے اور اللہ پاک کے حُقوق بھی پامال نہیں کرنے۔ اگر حُقوقُ العباد کے کچھ مُعامَلات ہوئے ہیں تو اللہ کرے کہ ہم دُنیا میں ہی معافی تلافی اور حُقوق پُورے کر کے یہاں سے ہلکے پھلکے ہو کر جائیں، کاش! ہم سیدھی سادی نیکیوں بھری زِندگی گُزار کر دُنیا سے گزریں۔

میّت کو ثواب پہنچانے کا بہترین طریقہ

سُوال: میّت کو ثواب پہنچانے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: اِخلاص کے ساتھ نیکی کی جائے اور نیّت کر لی جائے کہ اِس کا ثواب فُلاں کو پہنچے۔ اِیصالِ ثواب ہو جائے گا۔ زَبان سے کہنا یا وہ آیتیں اور سُورَتیں جو ہمارے ہاں رائج ہیں پڑھنا، اِسی طرح کھانا سامنے رکھ کر کچھ پڑھنا شرط نہیں ہے۔ پانی کا اِیصالِ ثواب افضل ترین ہے،(1) کیونکہ حدیثِ پاک میں اِس کی صراحت موجود ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی امّی جان کی وفات ہوئی تو وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں اِیصالِ ثواب کے لئے پانی کا مشورہ دیا تو اُنہوں نے ایک کنواں خرید کر اپنی والدہ کے اِیصالِ ثواب کے لئے وقف کر دیا اور اُس پر لکھ دیا کہ ”ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔ یعنی یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے“ کہ اِس کا ثواب سعد کی ماں کو پہنچے۔(2)

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۹۵۔

2 ...... ابو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، ۲/ ۱۸۰، حدیث: ۱۶۸۱۔

www.dawateislami.net

ہم ”غوثِ پاک کا بکرا“ یا ”خواجہ غریب نواز کی نیاز“ کہتے ہیں تو وہاں پر بھی مُراد یہی ہوتی ہے کہ اِس بکرے کا ثواب غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو پہنچے۔ لوگوں کو اس طرح کے ناموں سے وسوسے آتے ہیں، حالانکہ قُربانی کے بکرے کے بارے میں کہتے ہیں کہ ”یہ میرا بکرا ہے، یا ابّو یا امّی یا دادا کا ہے“ اب اگر بندہ ان سے کہیں کہ نہیں! بکرا تو اللہ کا ہے اور یہ کہہ کر اُن سے رسّی چھڑا لے تو یہ دُرُست نہیں ہو گا، کیونکہ واقعی بکرا اللہ پاک ہی کا ہے، لیکن اُس کی عطا سے بندے کا ہے۔ اِس لئے وسوسے کا شکار نہیں ہونا چاہیے کہ ”شرک ہو گیا یا بدعت ہو گئی۔“ مسلمان خصوصاً عُلما اور صُلَحا جن کاموں میں شریک ہوتے ہیں بغیر معلومات کے نہیں ہوتے۔ اِیصالِ ثواب جس طرح بھی کریں، اِخلاص اور خُلوص کے ساتھ کریں، نمائش کے لئے نہ کریں، اللہ پاک کی رَحمت سے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ ضرور ثواب پہنچے گا۔

کیا اَولاد کے ہر نیک عمل کا ثواب والدین کو ملتا ہے؟

سُوال: کیا اولاد جو بھی نیک عمل کرے اُس کا ثواب والدین کو پہنچتا رہتا ہے یا اُنہیں اِیصالِ ثواب کریں گے تب ہی ثواب پہنچے گا؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: اگر بیٹا چاہتا ہے کہ میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت اَدا کروں، داڑھی رکھوں، لیکن ماں باپ اُس کو ڈانٹتے اور جھاڑتے ہیں کہ ”تو مُلّا بنے گا؟ حجام بنے گا؟ کباب بیچے گا؟ مت بن مُلّا! گہرائی میں نہیں جانا“ ایسے بھی واقعات ہوئے ہیں کہ نیند میں داڑھی کاٹ دی، کبھی عمامہ پھاڑ دیا تو ایسی صورت میں جب بیٹا داڑھی رکھ رہا ہے، عِلمِ دین سیکھنے کے لئے نیک لوگوں کے پاس جا رہا ہے اور اِجتماعات میں شِرکت کر رہا ہے، اور ماں باپ روک رہے ہیں تو مَرنے کے بعد اُنہیں بیٹے کے اِن نیک اَعمال کا ثَواب تھوڑی مِلے گا، ماں باپ تو بیٹے کو نیکیوں سے روک کر گُناہ گار ہو رہے ہیں اور ”وَلِید بِن مُغِیرہ“ کی نیابت کا حق اَدا کر رہے ہیں۔ قرآنِ کریم میں ”وَلِید بِن مُغِیرہ“ کے 10 عُیوب بیان ہوئے ہیں جن میں یہ بھی ہے: ﴿مَنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ﴾[1] (ترجمۂ کنزالایمان: بھلائی سے بڑا روکنے والا)۔ تو جو لوگ نیکی اور بھلائی سے روکتے ہیں خواہ ماں باپ ہوں یا کوئی اور، وہ اِس آیت کے تحت آئیں گے۔ میں کوئی مسجد بناؤں تو مجھے ثواب مِلے گا، مسجد کے لئے چندہ دوں تو

---

1 ......پ۲۹، القلم: ۱۲۔

www.dawateislami.net

ثَواب مِلے گا، مُفت میں مسجد کے لئے مَزدوری کروں تو مجھے ثَواب مِلے گا، محلے میں مسجد بن رہی ہے اور میرا دِل خُوش ہو رہا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اِس پر بھی مجھے ثواب مِل جائے، لیکن میں خار کھاؤں کہ ”یہ مسجد کیوں بنا رہے ہیں؟ اِتنی جگہ گھیر لی، یہ کرلیا وہ کرلیا“ تو پھر مجھے تھوڑی ثواب مِلے گا۔ والدین کو ثَواب اُس صورت میں ملتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو نیک کام پر لگائیں، اِس کے لئے کوشش کریں اور علمِ دین پڑھا کر دُنیا سے رُخصت ہوں۔[1] ثَواب پہنچنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اولاد جو بھی نیکی کرتی ہے اُس کا اِیصالِ ثواب کرے، تب اُنہیں ثواب پہنچے گا۔ والدین اگر کوئی نیک اولاد چھوڑ کر جائیں اور وہ والدین کے لئے دُعا کرے تو والدین کو ثواب ملتا ہے۔[2] کسی کے پیچھے اگر ایسی اَولاد موجود ہو تو یہ بڑی سعادت کی بات ہے۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ آج کل بچّوں کو دُعا کرنا بھی نہیں آتی۔ رَمضان میں قرآنِ کریم ختم کرنے کے بعد ہم جیسوں کو ڈھونڈتے ہیں کہ ”میں نے قرآن پڑھا ہے، آپ بخش دینا۔“ میرے ساتھ ایسا کئی بار ہوا ہے۔ لوگوں کو یہ نہیں پتا ہوتا کہ قرآن پڑھ کر بخشیں گے کیسے؟ جیسے بس مولانا ہی ہے جو قبر کا دروازہ کھول کر اندر ثواب اُتار سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اِس سب کی وجہ نیک ماحول سے دوری ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ لوگوں کو پتا ہوتا ہے کہ ثواب کیسے پہنچتا ہے؟ جو ماں باپ اولاد کو نیک کاموں سے روکتے ہیں اور مَعَاذَ اللہ نیکی سے چِڑتے ہیں، تو بعض صورتوں میں کُفر کا اندیشہ بھی ہوتا ہے۔ یہ بڑا خوفناک معاملہ ہے۔ ہمیں نیکی سے چِڑ ہو اِس سے پہلے ہی اللہ ہمارا خاتمہ اِیمان پر فرمادے۔

دوسرے کے نیک عمل کا ثواب ہمیں بھی ملے گا، مگر کیسے؟

سُوال: اگر ہم کسی کو نیک کام پر لگائیں تو کیا اُس کے نیک کام کا ہمیں بھی ثواب ملتا ہے؟[3]

جواب: جی ہاں! آپ نے کسی دوست کو یا کسی عام مسلمان کو نماز پر لگایا، اُسے سمجھاتے رہے اور کوشش کرتے رہے

---

1 ......صراط الجنان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۳۲، ۱/ ۲۱۲۔

2 ......مسلم، کتاب الوصیّۃ، باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ، ص ۶۸۴، حدیث: ۴۲۲۳ ماخوذاً۔

3 ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

جس کے نتیجے میں وہ نَمازی بن گیا تو جب تک وہ نَماز پڑھے گا، آپ کو بھی اُس کا ثواب ملے گا۔[1] اِسی طرح کسی کو کوئی صحیح دینی مسئلہ بتادیا یا کوئی سُنّت سکھادی اور یہ سب رِیاکاری یا ذاتی مفاد کے لئے نہ کیا، بلکہ مقصود اللہ پاک کو راضی کرنا تھا تو جب تک وہ عمل کرتا رہے گا آپ کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔ جس کو آپ نے سکھایا تھا اگر اس نے آگے کسی کو سکھایا تو اُن دونوں کے عمل کا ثواب آپ کو بھی مِلے گا۔ اِسی طرح جو جو آگے سیکھ کر عمل کرتا جائے گا اُن سب کے عمل کا ثواب آپ کو بھی ملتا جائے گا۔[2] یُوں غور کریں تو اگر کسی نے مَدَنی چینل کی اِسکرین پر سُنّت بتائی، یا کوئی مسئلہ بتایا، اِسی طرح مسجد میں مبلغ نے بیان میں بتایا، یا چوک اِجتماع میں یا درس میں پڑھ کر سُنایا تو جو جو سیکھ رہے ہیں اور جس جس کو آگے سکھائیں گے اُن سب کے اَعمال کا ثَواب سب سے پہلے سکھانے والے کو بھی مِلے گا۔ آدمی سوچے تو اللہ پاک کی رَحمت پر قُربان ہو جائے کہ اُس کا کیسا کَرَم ہے۔ سب کو مُبلّغ بننا چاہیے اور شریعت کے دائرے میں رہ کر درس بھی دینا چاہیے۔ مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھانا جانتے ہیں تو ہمارے سسٹم کے تحت ٹیسٹ دے کر پڑھائیں۔ ایک آیت بھی آپ نے کسی کو سکھادی اور وہ پڑھتا رہا تو آپ کا بیڑا پار ہو جائے گا۔

یِہی سب معاملہ گُناہوں کا بھی ہے کہ آپ نے ایک گانا سوشل میڈیا پر Upload کیا، اب جو لوگ بھی سُنیں گے یا Forward کریں گے اُن کو تو گُناہ مِلے گا ہی، ساتھ ساتھ اُن سب کا گُناہ آپ کو بھی مِلے گا۔[3] ”مجھے ایک دِل جَلے نے کسی کی تحریر بھیجی تھی جس میں لکھا تھا کہ آپ کے پاس کوئی میوزیکل ٹیون ہو یا کوئی میوزیکل پروگرام ہو تو یُوں یُوں کرکے اُسے Upload کریں، تاکہ سب لوگ اُس سے مَزے لیں۔“ اب خدا جانے کہ یہ کسی مسلمان کی تحریر تھی یا کسی غیر مسلم کی، مسلمان ہو تب بھی تعجب نہیں ہے کہ مسلمان بھی بدقسمتی سے اِن چکروں میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ کتنی بڑی نادانی ہے۔ لکھنے والے نے یہ نہیں سوچا کہ میری اپیل پر اگر کسی نے گانا Upload کر دیا تو میرا کیا بنے گا! لوگ تو

---

1 ......مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ...الخ، ص ۳۹۴، حدیث: ۲۳۵۱ ماخوذاً۔

2 ......مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ...الخ، ص ۳۹۴، حدیث: ۲۳۵۱۔

3 ......مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ...الخ، ص ۳۹۴، حدیث: ۲۳۵۱۔

www.dawateislami.net

آگے بڑھاتے رہیں گے اور بڑھاتے جائیں گے، نزع میں اور آخرت میں میرا کیا بنے گا! مَرنے کے بعد میرا کیا ہوگا! دِن تو کٹ جاتے ہیں۔ مجھے آج بھی اپنے بچپن کا اُچھلنا کُودنا یاد آتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ ابھی کل ہی کی بات ہے کہ میں چھوٹا تھا اور یُوں یُوں کرتا تھا، پھر جوانی کے مَزے، جوانی کی طاقتیں، ہمّتیں اور بھاگ دوڑ یاد آتی ہے، اور اب جو پوزیشن ہے وہ بھی میں سمجھتا ہوں۔ گویا یہ ساری زندگی میرا دیکھا ہوا ایک خواب تھا۔ اب جو میری کیفیت ہے وہ مجھے پتا ہے کہ موت کتنی یاد آتی ہے! قبر کا اندھیرا کتنا ڈراتا ہے! آج جب بستر پر جاتا ہوں اور سَردی لگتی ہے تو لحاف اوڑھ لیتا ہوں، لیکن جب قبر میں رکھا جائے گا اُس وقت کی گرمی کیسے برداشت ہوگی! کون پنکھا چلائے گا! آج اکیلے میں ڈر لگتا ہے، اندھیری قبر میں کیا ہوگا! بس تنہائی ہوگی، نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی برادری ہوگی، نہ کسی کو بُلا سکوں گا اور نہ کسی کے پاس جاسکوں گا۔ میرا کیا بنے گا!! بڑھاپا ڈراتا رہتا ہے۔ اب جو بھی سانسیں چل رہی ہیں وہ بونس میں ہیں۔

اللہ کریم سے اِیمان کی سلامتی کی بھیک اور بُرے خاتمے سے پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ پاک میرے مُرشد غوثِ پاک شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے میں میرا اِیمان سلامت رکھے، مجھے بُرے خاتمے سے بچائے، قبر کے اندھیرے اور وحشت سے بچائے، میری قبر جنّت کا باغ بن جائے اور کاش! صد کروڑ کاش! پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلوے تاحشر قبر میں لہراتے رہیں۔ ہم سب کو ڈرنا چاہیے۔ میرا تو بڑھاپا آگیا، لیکن سب کا بڑھاپا نہیں آتا، روزانہ کئی جوان لوگ بھی مَر جاتے ہیں۔

مِلے خاک میں اَہلِ شاں کیسے کیسے — مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے — زمیں کھاگئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اولاد یا گھر کے کسی بھی فرد کو نیکی سے نہیں روکنا چاہیے

سُوال: بعض لوگ گھر کے کسی فرد کو نیک کام میں مشغول دیکھ کر روکنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسا کرنا کیسا؟[1]

(1)......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

جواب: لوگوں کی ایک تعداد ہے جو اپنے بھائی، بہن یا اَولاد کو نیکی کی طرف آتا دیکھتی ہے تو اُن سے ناراض ہوتی ہے اور اُنہیں روکتی ہے۔ اِس حوالے سے میری زِندگی میں ایسے عجیب عجیب واقعات ہوئے ہیں کہ مجھے یقین نہیں آتا۔ دعوتِ اِسلامی سے پہلے کا ایک پُرانا واقعہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ چونکہ میری نیکی کی دعوت دینے کی عادت دعوتِ اِسلامی سے بھی پہلے کی ہے، اِسی کی برکت سے ایک نوجوان میرے پاس آنے جانے لگا اور اُس نے گھر میں "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم" کہنا شروع کر دیا۔ گھر والے چونکے اور پھر کسی فرد نے اُس سے پوچھ لیا کہ "آج کل تو کون سی بولی بولتا ہے؟" یعنی پہلے تو سلام نہیں کرتا تھا، لیکن اب کرتا ہے۔ اُس نے میرا نام لے دیا کہ "میں اِن کے پاس جاتا ہوں۔" بس پھر کیا تھا! اُنہوں نے اُسے روک دیا کہ "نہیں! مُلّا نہیں بننا۔" دعوتِ اِسلامی سے پہلے کا ہی ایک اور واقعہ ہے کہ ایک نوجوان لڑکا جو میمن یعنی ہماری ہی برادری کا تھا اور اولڈ سٹی ایریا کا رہائشی تھا، وہ بھی میرے پاس آنے جانے لگا، جب رَمَضان شریف آیا تو ہمارے ماحول میں رہنے کی وجہ سے وہ بھی روزہ رکھتا تھا۔ اُس نے مجھے حیرت انگیز بات بتائی کہ "ہمارے گھر میں روزوں کا تصوّر نہیں ہے، یہاں تک کہ اگر میں سحری کرنے کے لئے لائٹ جلالوں تو مجھ پر غصّہ کرتے ہیں کہ "سحری کرنی ہے تو اندھیرے میں کرو اور ہماری نیند خراب نہیں کرو۔" سحری کے لئے کچھ پکا کر بھی نہیں دیتے اور رات کا بچا کُھچا کھانا پڑتا ہے۔ وہ مسلمان گھرانا تھا اور سب کے نام بھی مسلمانوں والے تھے، لیکن ان کی حالت یہ تھی کہ بس نام کے مسلمان تھے۔

اب بھی ایسا ہوتا ہے کہ لوگ اپنی اَولاد کو نمازوں کے لئے نہیں جانے دیتے اور روکتے ہیں۔ ہاں! اگر روکنے کی کوئی صحیح وجہ ہو، مثلاً نفل روزوں سے ماں باپ اِس لئے روکیں کہ بچّہ کمزور ہو جائے گا، یا بیمار پڑ جائے گا، پڑھ نہیں پائے گا، حِفْظ نہیں کر پائے گا یا حِفْظ کچا رہ جائے گا تو یہ دُرُست ہے اور والدین گُناہ گار نہیں ہوں گے۔ البتّہ فرض روزوں میں یہ باتیں نہیں چلیں گی، سات سال کی عمر ہوئی اور روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو روزہ رکھوایا جائے گا،[1] 10 سال کا ہو گیا اور روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو اب تاکید مَزید بڑھ جائے گی،[2] اور اگر بالغ ہو گیا تو پھر رکھنا ہی رکھنا

---

1 ......ردالمحتار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ، مطلب فی جواز الافطار فی التحری، ۳/۴۴۲۔

2 ......درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ، مطلب فی جواز الافطار فی التحری، ۳/۴۴۲۔

www.dawateislami.net

ہے۔[1] اگر والدین نیک، نمازی، دین کی سمجھ رکھنے والے اور روزے رکھنے والے ہیں اور اُن کا تجرِبہ ہے کہ یہ بیمار پڑ جائے گا یا روزہ برداشت نہیں کر سکے گا تو بے شک بالغ ہونے سے پہلے چاہے 12 سال کا ہی کیوں نہ ہو گیا ہو اُسے روزہ نہ رکھوائیں۔ اور بالغ ہونے کے بعد کوئی ایسی بیماری کی صورت پیش آئے تو اُس میں بھی فرض روزے چھوڑنے کی صورت موجود ہے کہ بعد میں قضا کر لے۔[2] (مگر اِس پر اوّلاً شرعی رہنمائی لے لیں کہ اِس صورت میں روزہ چھوڑنے کی رُخصت ہے یا نہیں؟)

اگر والدین اِجتماع میں جانے سے اِس لئے روک رہے ہیں کہ ”گھر دُور ہے، رات کو لیٹ آئے گا، اندھیرے میں کوئی ڈاکو نہ لُوٹ لے، یا کتا نہ کاٹ لے“ تو یہ وجہ سمجھ آتی ہے کہ وہ اپنی اُس سے محبّت اور اُسے تکلیف پہنچنے کے ڈر کی وجہ سے روک رہے ہیں، نہ کہ دین سے نفرت کی وجہ سے۔ اسی طرح اگر کسی کی ماں بیمار ہے اور اُس کا خیال رکھنے والا، اُس کو ڈاکٹر کے پاس لے جانے والا اور دَوادارو کرنے والا وہی ہے، یا غریب لوگ ہیں اور گھر کا کمانے والا وہی ایک فرد ہے تو ایسی صورت میں ماں باپ اُسے تین دن یا 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں جانے سے روکنے میں حق بجانب ہیں۔ میں کئی بار کہہ چکا ہوں کہ ماں باپ کا دل دُکھا کر یا ماں باپ کو ستا کر مَدَنی قافلوں میں سَفَر کی حاجت نہیں، اللہ پاک ہمارا محتاج نہیں ہے، ہم اُس کے محتاج ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم دین کا کام کریں گے تب ہی ہو گا، ورنہ نَعُوْذُ بِالله، اللہ پاک کا کوئی نقصان ہو جائے گا۔ اگر کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو، نہ ماں کی، نہ باپ کی، نہ بہن کی، نہ بیوی بچّوں کی پھر جا کر بندہ وقت نکالے اور مَدَنی قافلوں میں سَفَر کرے۔ ہمیں ماں باپ کو دھوکا دے کر یا تڑپتا یا روتا چھوڑ کر دِین کی خدمت اور تبلیغ کے لئے نہیں جانا۔ البتّہ جو ماں باپ داڑھی، نیک ماحول، نیک لوگوں، سنتوں بھرے اِجتماعات اور مَدَنی قافلوں سے اِس لئے روکتے ہیں کہ کہیں یہ نیک نہ بن جائے یا مُلّا نہ بن جائے کہ اگر یہ ایسا بن گیا تو ہمارے حَرام کے دھندے میں تعاوُن نہیں کرے گا یا ہم جو رِشوت کا لین دین کرتے ہیں اُس میں رکاوٹ کھڑی کرے گا تو یہ صورت دُرُست نہیں۔

---

1 ......دُرِّمختار مع ردالمحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، مطلب فی جواز الافطار فی التحری، ۳/۴۴۱ ماخوذاً۔

2 ......دُرِّمختار مع ردالمحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، فصل فی العوارض، ۳/۴۶۳-۴۶۴۔

www.dawateislami.net

ہاؤ اور بھاؤ کون ہیں؟

سُوال: بڑے بعض دفعہ بچّوں کو ڈرانے کے لئے کہتے ہیں کہ ”ہاؤ آجائے گا، یا بھاؤ آجائے گا، یا ہاؤ! اِسے لے جاؤ“ یہ ہاؤ اور بھاؤ کون ہیں؟ جو نظر بھی نہیں آتے اور بچّے اِن سے ڈرتے بھی ہیں۔

(محمد دانیال عطاری۔ طالبِ علم مدرسۃُ المدینہ کورنگی نمبر ڈھائی، کراچی)

جواب: یہ ہاؤ اور بھاؤ فرضی نام ہیں، اِن کا کوئی وُجود نہیں ہے۔ بچّوں کو اِس طرح بولنا کہ ”بھاؤ آجائے گا، تجھے لے جائے گا، یا تجھے فقیر لے جائے گا، وہ دیکھو بھاؤ“ بعض صُورتوں میں جھوٹ بھی ہوتا ہے اور ماں باپ کے نامۂ اعمال میں گُناہ لکھا جاتا ہے۔[1] مَزید اِس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ بچّہ ڈرپوک ہو جاتا ہے اور اُس کے دل میں ڈر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر فجر کے لئے اندھیرے میں نکلنے سے بھی ڈرتا ہے۔ بچّوں کو بہادُر بنانا چاہیے، ڈرپوک نہیں بنانا چاہیے۔ بعض اَوقات ماں باپ بچّے سے کہتے ہیں کہ ”تمہیں کھلونا لا کر دیں گے، بسکٹ دیں گے، چاکلیٹ دیں گے، یہ دیں گے اور وہ دیں گے“ اور نیّت یہ ہوتی ہے کہ ”صرف بہلا رہے ہیں، لا کر نہیں دیں گے۔“ اِس طرح جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ اللہ پاک ہم سب کو سچّا کر دے۔

حجرِ اَسود کا رنگ کالا کیوں؟

سُوال: حجرِ اَسود جب جنت سے آیا تو اِس کا رنگ سفید تھا، اب اِس کا رنگ کالا کیوں ہو گیا ہے؟ (چھوٹے بچّے کا سُوال)

جواب: یہ حجرِ اسود یعنی کالا پتھر پہلے حجرِ ابیض یعنی سفید پتھر تھا، لوگوں کے گُناہوں کی وجہ سے اِس کا رنگ کالا ہو گیا،[2] اِس لئے اب اِسے ”حجرِ اَسود“ کہا جاتا ہے۔

❁❁❁

---

1 ......ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الظنّ، ۴/۳۸۷، حدیث: ۴۹۹۱۔

2 ......ترمذی، کتاب الحجّ، باب ما جاء فی فضل الحجر الاسود... الخ، ۲/۲۴۸، حدیث: ۸۷۸۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	میّت کو ثواب پہنچانے کا بہترین طریقہ	7
ہمارے ساتھ بُرا کیوں ہوتا ہے؟	1	اَولاد کے ہر نیک عمل کا ثواب والدین کو ملتا ہے؟	8
ہفتے کے دِن مچھلی کھانا کیسا؟	2	دوسرے کے نیک عمل کا ثواب ہمیں بھی ملے گا، مگر کیسے؟	9
دِین خیر خواہی کا نام ہے	3	اولاد یا گھر کے کسی بھی فرد کو نیکی سے نہیں روکنا چاہیے	11
لکھتے لکھتے اُنگلیاں اَکَڑ گئیں	4	ہاؤ اور بھاؤ کون ہیں؟	14
اَمیرِ اَہلِ سنّت نے مہندی لگانا کیوں چھوڑا؟	5	حجرِ اَسود کا رنگ کالا کیوں؟	14
کیا والدین کی خدمت سے جنّت ملتی ہے؟	6	❁❁❁	❁

ماخذ ومَراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت
تفسیر صراط الجنان	ابو صالح مفتی محمد قاسم عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابوداؤد	امام ابوداود سلیمان بن الاشعث الازدی سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
الترغیب فی فضائل الاعمال	الحافظ ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان ابن شاہین، متوفی ۳۸۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
الکامل فی التاریخ	ابو الحسن علی بن ابو الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم شیبانی، متوفی ۶۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۷ھ

❁❁❁

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غور و فکر“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net